بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴۰ | فون نمبر ۹۴

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ... عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — ایڈیٹر — روشن دین تنویر — یوم خلیفہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۵ احسان ۱۳۴۶ ہش ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۵ جولائی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۵۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوب یاد رکھو امیری ایک زہر کھانا ہے جس کا نتیجہ ہلاکت ہے،

اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے

"خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متمول انسان ہو۔ تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔ پھر اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ یہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اس نے زہر کھائی ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کر دے گی۔

یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بے جا ظلم۔ تکبر۔ خود پسندی۔ دوسروں کو ایذا پہنچانے اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مفت میں بچ جائے گا کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے اس میں نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مامور اور مرسل آتا ہے تو سب سے پہلے اس کی جماعت میں غرباء داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں تکبر نہیں ہوتا۔ دولت مندوں کو یہی خیال اور فکر رہتا ہے کہ اگر ہم اس کے خادم ہو گئے تو لوگ کہیں گے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر فلاں شخص کا مرید ہو گیا ہے اور اگر ہو بھی جاوے۔ تب بھی وہ بہت سی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ اِلَّا مَا شَاءَ اللہ۔ کیونکہ غریب تو اپنے مرشد اور آقا کی کسی خدمت سے عار نہیں کرے گا مگر یہ عار کرے گا۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے اور دولت مند آدمی اپنے مال اور دولت پر ناز نہ کرے اور اس کو بندگان خدا کی خدمت میں صرف کرنے اور ان کی ہمدردی میں لگانے کے لئے موقع پائے اور اپنا فرض سمجھے تو پھر وہ ایک خیر کثیر کا وارث ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۱۰۳، ۱۰۴)

اخبار احمدیہ

• لنڈن (بذریعہ تار) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مورخہ ۲۶/۶/۱۲ کو بخیر و عافیت ربوہ سے لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ لئیق احمد صاحب طاہر کا لنڈن جانا ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں صحیح رنگ میں خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

• انڈونیشیا سے ہمارے احمدی دوست اجی برما وی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آجکل ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ وہ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (وکالت تبشیر)

• مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب کی والدہ صاحبہ خانیوال میں سخت بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل عطا فرمائے آمین

(نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

تعمیر مسجد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں عنقریب کالج کی مسجد کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ بعض مخیر احباب بالخصوص کالج کے فارغ التحصیل پرانے طلباء نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دل کھول کر اس کار خیر کے لئے عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ تاہم ابھی کافی رقم کی ضرورت ہے۔

بہت سے پرانے طلباء ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ اور ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔

تمام طلباء قدیم تعلیم الاسلام کالج سے پُرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنی پرانی درسگاہ کا حق پہچانتے ہوئے اس مد میں معقول عطیہ جات بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں حسنات دارین عطا فرمائے اور ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر ہو

براہ کرم تمام رقوم بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ یا دفتر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ بمد مسجد فنڈ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کھاتہ نمبر ۳۴۲/۶ ارسال فرمائیں (پرنسپل)

۱۱۱/۱۲۱

چندہ وقف جدید

ماہ جون ۱۹۶۷ء میں چندہ وقف جدید کی آمد میں خاصی کمی رہی ہے جملہ امراء کرام و صدر صاحبان سے امید کی جاتی ہے کہ اس چندہ کی وصولی اور ترسیل کیطرف پوری توجہ فرماویں تاکہ مجلس مشاورت کے منظور شدہ بجٹ کے مطابق سو فیصدی وصولی ہو جائے (ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۷ء

ارتداد کی سزا

(۶)

حقیقت یہ ہے کہ نبی علیہ السلام اور خلفائے راشدین کے عہد میں سے ایک بھی واقعہ ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس میں محض نفس ارتداد کی وجہ سے قتل کی سزا دی گئی ہو۔ جو واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کے ماحول کو عمداً بیان نہیں کیا جاتا۔ ایک واقعہ ملاحظہ ہو مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت علیؓ کو اطلاع دی گئی کہ کچھ لوگ آپ کو اپنا رب قرار دیتے ہیں۔ آپ نے انہیں بلا کر پوچھا تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے رب ہیں اور ہمارے خالق و رازق ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تمہاری حالت پر افسوس ہے۔ میں تو تم جیسا ایک بندہ ہوں۔ تمہاری طرح کھاتا اور پیتا ہوں اگر اللہ کی اطاعت کروں گا۔ تو وہ مجھے اجر دے گا اور اس کی نافرمانی کروں تو مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے سزا دے گا۔ لہذا تم خدا سے ڈرو۔ اور اپنے اس عقیدہ کو چھوڑ دو۔ مگر انہوں نے انکار کیا۔ دوسرے دن قنبر نے آکر عرض کی، کہ وہ لوگ پھر وہی بات کہہ رہے ہیں۔ آپ نے انہیں بلا کر دریافت کیا۔ اور انہوں نے وہی سب باتیں دہرا دیں۔ تیسرے روز حضرت علیؓ نے انہیں بلا کر دھمکی دی کہ اگر اب تم نے وہ بات کہی۔ تو میں تم کو بدترین طریقہ سے قتل کروں گا۔ مگر وہ اپنی بات پر اڑے رہے۔ آخر کار حضرت علیؓ نے ایک گڑھا کھدوایا۔ اس میں آگ جلوائی۔ پھر ان سے کہا دیکھو اب بھی اپنے اس عقیدے پر قائم رہے۔ تب حضرت علیؓ کے حکم سے وہ سب اس گڑھے میں پھینک دیئے گئے۔"

(فتح الباری جلد ۱۲ ص ۲۳۸)

خدا کے لئے انصاف کیجئے کیا سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ جن کی پرورش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاص نگرانی میں ہوئی تھی، ایسی حرکت کر سکتے تھے؟ اور انسانوں کو جلانے کی سزا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم صریح کے خلاف دے سکتے تھے۔

دراصل یہ وہی عکرمہ والی روایت ہے جو حضرت ابن عباس کے متعلق بیان کی گئی ہے جس کا جائزہ ہم اوپر لے چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے اس روایت کے ٹکڑے کر دیئے ہیں۔ شروع میں اس روایت کا ٹکڑا مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ دے دیا ہے۔ اور اب یہاں خلفائے راشدین کے ذکر میں ایک حصہ رکھ دیا ہے۔ یہی مظنونہ واقعہ ہے جس کے متعلق عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا تھا کہ حضرت علیؓ نے جلانے کی سزا دے کر غلطی کی ہے۔ میں ہوتا تو انہیں قتل کرواتا۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔ الغرض یہ واقعہ ہی سراسر موضوع ہے۔ اس کو حقیقت سے کوئی تعلق یا واسطہ ہی نہیں۔

مودودی صاحب نے "نفس ارتداد" کی سزا قتل کے ثبوت میں سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک فرمان بھی پیش کیا ہے۔ فَهُوَ هٰذَا

"تم میں سے جن لوگوں نے شیطان کی پیروی قبول کی ہے۔ اور جو اللہ سے بے خوف ہو کر اسلام سے کفر کی طرف پھر گئے ہیں۔ ان کی اس حرکت کا حال مجھے معلوم ہوا اب میں نے فلاں شخص کو مہاجرین و انصار اور نیک نہاد تابعین کی ایک فوج کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا ہے۔ اور اسے ہدایت کر دی ہے کہ ایمان کے سوا کسی سے کچھ قبول نہ کرے۔ اور اللہ عزوجل کی طرف دعوت دیئے بغیر کسی کو قتل نہ کرے پس جو کوئی اس کی دعوت الی اللہ کو قبول کرے گا اور اقرار کرنے کے بعد اپنا عمل درست رکھے گا۔ اس کے اقرار کو وہ قبول کرے گا اور اسے راہ راست پر چلنے میں مدد دے گا۔ اور جو انکار کرے گا اس سے وہ لڑے گا۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی طرف رجوع کرے۔ اس کو حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ انکار کرنے والوں میں سے جس پر وہ قابو پائے اسے جیتا نہ چھوڑے۔ ان کی بستیوں کو جلا دے۔ ان کو نیست و نابود کر دے۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لے۔ اور اسلام کے سوا کسی سے کچھ نہ کرے۔ پس جو اس کی بات مان لے گا۔ وہ اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو نہ مانے گا وہ اللہ کو عاجز نہ کر سکے گا۔ میں نے اپنے فرستادہ امیر کو یہ بھی ہدایت کر دی ہے۔ کہ میری اس تحریر کو تمہارے ہر مجمع میں سنا دے اور یہ کہ اسلام قبول کرنے کی علامت اذان ہے۔ جہاں سے اذان کی آواز آئے اس بستی سے تعرض نہ کرو اور جہاں سے یہ آواز نہ آئے وہاں کے لوگوں سے پوچھو کہ وہ کیوں اذان نہیں دیتے۔ اگر وہ انکار کریں۔ تو ان پر ٹوٹ پڑو۔ اور اگر اقرار کریں۔ تو ان کے ساتھ وہی سلوک کرو۔ جس کے وہ مستحق ہیں۔

لیجئے نفس ارتداد کی سزا صرف قتل نہیں بلکہ

(۱) بستیوں کو جلا کر نیست و نابود کرنا۔

(۲) عورتوں اور بچوں کو غلام بنانا

بھی ہے۔ اہل انصاف بتائیں کہ کیا یہ نفس ارتداد کی سزا ہے یا بغاوت کی سزا ہے۔ ایسی مثالوں کو پیش کر کے نفس ارتداد کی سزا قتل کے لئے استدلال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حامیان قتل مرتد کے ترکش استدلال میں کوئی تیر نہیں ہے اس لئے وہ تیر تکے پر گزارا کرنا چاہتے ہیں۔

مودودی صاحب نے اپنے رسالہ میں "قتل مرتد پر عقلی بحث" کے زیر عنوان جو کچھ لکھا ہے۔ وہ دراصل "نقض غزل" کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ ثابت تو یہ کرنے بیٹھے تھے کہ "نفس ارتداد" کی سزا قتل ہے مگر اس عنوان کے تحت آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ نفس ارتداد کی سزا قتل نہیں بلکہ قتل کی سزا دراصل حکومت سے بغاوت کی سزا ہے۔ اس کی وضاحت ہم آئندہ کریں گے۔

ہے موجِ نورِ رواں مسجدِ مبارک سے

ہوئی بلند اذاں مسجدِ مبارک سے
ہے موجِ نورِ رواں مسجدِ مبارک سے

وہ صبح جس میں ہے تابِ جمالِ مصطفویؐ
ہوئی ہے جلوہ فشاں مسجدِ مبارک سے

جو آگیا وہ ہمیشہ یہیں کا ہو کے رہا
کہ آ کے جاتے کہاں مسجدِ مبارک سے

جو چاہے آ کے یہاں آپ تجربہ کر لے
کہ متصل ہے جناں مسجدِ مبارک سے

جہانِ مُردہ کو دیتا ہے زندگی تنویر
دمِ مسیحِ زماں مسجدِ مبارک سے

تنویر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کے پورا ہونے کا تذکرہ

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کا ذکر خیر

(مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحبؓ)

(۳)

یہ تو ہوا ظاہری رزق کا بیان۔ لیکن خدا تعالیٰ نے میری روحانی پرورش کا سامان بھی ساتھ ہی رکھا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ میری دعا برائے احسن رزق کے چند ہی دن بعد میری میڈیکل تعلیم کا انتظام ہو گیا اور لاہور میں چار سال میں تعلیم ختم کرنے کے بعد مجھے معزز ملازمت مل گئی اور میری شہرت و عزت قائم ہو گئی اور کشائش رزق بھی حاصل ہو گئی مگر میرا رب محسن مندرجہ بالا انعاموں سے بالاتر چیز دینا چاہتا تھا۔ وہ مجھے اپنا حسین چہرہ اپنی قدرت نمائی کرتے ہوئے دکھلانا چاہتا تھا۔

ایک روز کیا دیکھتا ہوں جبکہ میں اپنے ہسپتال کے عظیم الشان اپریشن روم کے (جس کا میں انچارج تھا) باہر چبوترے پر کھڑا ہوا تھا کہ سامنے وہی کرنل رمضان جس نے اس روز سے قریباً آٹھ سال پہلے مجھے بُری طرح دھتکارا تھا میری طرف چلا آ رہا ہے اور جب قریباً اس قدر دُور رہ گیا جس قدر فاصلے سے اس نے مجھے دھتکارا تھا تو اس نے مجھے فرشی سلام کیا اور میرے قریب پہنچ کر لجاجت کے رنگ میں کہنے لگا۔ جناب ڈاکٹر صاحب! میرے بزرگ کی آنکھ کا اپریشن ہونا ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا خیال رکھیں۔ میں نے اسے تو تسلی بخش جواب دیدیا اور اس کے بُرے سلوک کو نہ جتایا۔ مگر میرا دل اپنے ربِ محسن کے حضور سجدہ میں گر گیا اور مولا بس۔ مولا بس پکار اٹھا اور اس احسانِ خداوندی نے میرے دل میں شکریہ کی اس قدر لہر پیدا کر دی کہ جی چاہتا تھا کہ اپنے پیارے اللہ کا شکر کرتے کرتے فنا ہو جاؤں کیونکہ مجھے صاف معلوم ہو گیا کہ میرے پیارے رب نے کرنل مذکور کے بُرے سلوک کو دیکھا اور میرے دکھ کو سُنا اور میری دعا کے مطابق رزق عطا کیا اور پھر میرے پاس کرنل کو حاجتمندانہ حالت میں لایا اس طرح میرے زخمی دل کا علاج فرمایا۔

خدا تعالیٰ کی مزید چہرہ نمائی

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے فراخی رزق تو حاصل ہو چکی تھی لیکن خدا تعالیٰ مجھے روحانی رزق بھی بکثرت دینا چاہتا تھا وہ رزق کیا تھا اور کیونکر ملا اس کا مختصر بیان حسبِ ذیل ہے:۔

میں اگرچہ ۱۹۰۶ء سے جماعت پٹیالہ کا سیکرٹری بنتا چلا آ رہا تھا نیز ۱۹۰۶ء سے ہی انجمن تشحیذ الاذہان کا ممبر بھی تھا لیکن میرا ذاتی تعارف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نہ ہونے کے برابر تھا کیونکہ مسکینی طبیعت پر غالب تھی اور دل میں شرم بے حد تھی لیکن نہ معلوم میرے مولا نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دل میں میرا خیال کس طرح ڈال دیا کہ حضور کی جانب سے شفقت نمائی ہونے لگ گئی آخر میرے مولا میرے زبردست آقا۔ میرے ربِّ محسن نے مجھے ایک دن پٹیالہ سے اٹھا کر اسی طرح قادیان پھینک دیا جس طرح کہ گوپھن کے ذریعہ پتھر کو دُور فاصلہ پر پھینک دیا جاتا ہے واقعہ یوں ہوا کہ ۱۹۱۸ء میں انفلوئنزا کی سخت وبا پھوٹی اور سخت موتا موتی لگی قادیان میں بھی اس کا زور ہوا اور کئی احباب کی موت کا موجب بنی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا یہاں تک کہ اپنی حالت کے پیشِ نظر حضور نے وصیت بھی لکھوا دی تھی حضور کا علاج یونانی اور انگریزی دونوں طریق سے کیا جا رہا تھا۔ مفتی فضل الرحمان صاحب مرحوم اور مولوی غلام محمد صاحب امرتسریؓ یونانی اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب انگریزی علاج کر رہے تھے لیکن ایک مرحلہ ایسا آ گیا کہ دوسرے ڈاکٹر کی ضرورت پڑ گئی۔ ایسی ضرورت کے وقت بیک وقت دو تار حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کی جانب سے دیئے گئے ایک تار حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کو پانی پت دیا گیا اور دوسرا تار خاکسار راقم ڈاکٹر حشمت اللہ کو پٹیالہ دیا گیا۔

خاکسار کو جمعہ کی نماز کے وقت تار ملا۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے میں قادیان جانے کے لئے گھر سے فوراً تیار ہو گیا اور حصول رخصت کے لئے اپنے سول سرجن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ صاحب سول سرجن نے بمشکل دو دن کی رخصت منظور کی ایک تو اس وجہ سے زیادہ دن کی رخصت نہ دی کہ ایک عظیم ہسپتال کے اہم کام میرے سپرد تھے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ انفلوئنزا کی وبا کی وجہ سے ڈاکٹروں کی ہر جگہ اشد ضرورت تھی تاہم میں نے دو دن کی رخصت کو ہی غنیمت جانتے ہوئے اسی شام کو قادیان کی راہ لی اور اگلے روز دو تین بجے قادیان پہنچ گیا۔ قریب چار بجے کے مجھے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں لے جایا گیا اس وقت حضور ایدہ اللہ زمین پر کئے ہوئے بستر پر جو اس دالان میں تھا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا کرتے تھے لیٹے ہوئے تھے مجھے دیکھ کر حضور خوش ہوئے اور اپنی بیماری کا حال بیان فرمانے لگ گئے۔ میں نے آپ کا طبی معائنہ کیا اور بشرح صدر بتلایا کہ پھیپھڑے اور دل خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل محفوظ ہیں اور دونوں نہایت عمدہ ہیں یہ سُنکر حضور کو بہت تسلی ہوئی اور حضور کا چہرہ پُر رونق نظر آنے لگا۔ حضور نے میری چارپائی اسی دالان میں لگوا دی اور میری دو دن کی رخصت میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو پٹیالہ بھیج کر تین ماہ کی توسیع کروا دی۔ علاج معالجہ کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت میں روز بروز ترقی ہوتی چلی گئی میری رہائش رخصت کے اختتام تک اسی دالان میں رہی اور حضور بھی اسی کمرہ میں قیام فرما رہے رات کو صرف میں ہی حضور کے پاس سوتا تھا اور ہم دونوں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے یہاں مجھے اپنے ربِّ محسن کی غریب نوازی ایسے رنگ میں نظر آتی ہے کہ گویا اس کا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے اور وہ مجھے آسمان پر سے زمین پر آیا ہوا نظر آتا ہے اس کی یہ کیسی قدرت نمائی ہے کہ مجھ غریب مسکین کی ایک رات کی بھوک کو دیکھا اور اپنے پیارے نبی کو شدت کے ساتھ کھانا کھلانے کا حکم دیا جس پر اسی رات بندش شدہ لنگر کھلوا کر رات کے بارہ بجے کھانا کھلایا پھر نہ صرف اسی روز کھانا کھلایا بلکہ میرے سر پر میڈیکل کی تعلیم کا (نا ممکن حالات میں) تاج پہنایا پھر میرے طبی کام کو اعلیٰ درجہ کی قبولیت بخشی اور مجھے باعزت بنایا۔ پھر مجھے اپنے پیارے محمود المصلح الموعود کی نظر میں مقبول بنایا۔ پھر طرفۃ العین میں مجھے دار المسیح میں ہاں اسی کمرہ میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سکونت رکھتے تھے لا بٹھایا اور اپنے پیارے اور لاکھوں کی جماعت کے محبوب پیشوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر کے ساتھ بٹھا کر مہینوں کھانا کھلوایا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

غرض میری تین مہینے کی رخصت خاص خدمت انجام دیتے ہوئے ختم ہوئی اور جس روز میں پٹیالہ کو واپس روانہ ہو رہا تھا۔ اس روز حضور نے میرے شکریہ اور اعزاز میں بہت سے احباب کو دعوتِ طعام دی اور مجھے قصبہ کے باہر تک چھوڑنے کے لئے تشریف لائے۔

میں نے پٹیالہ پہنچ کر اپنی ڈیوٹی کا چارج لے لیا لیکن چند دن بھی نہ گزرے تھے کہ حضور نے خطوں کے ذریعہ علالتِ طبع کا لکھنا شروع کر دیا۔ آخر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو پٹیالہ بھجوا کر میری چھ ماہ کی رخصت منظور کروا دی اور میں صرف تیرہ روز بعد دوبارہ قادیان پہنچ گیا۔ اس طرح پر میرے لئے شہر رزقِ روحانی کا دروازہ کھل گیا۔ اس دفعہ مجھے "دار البرکات" میں ٹھہرایا گیا اور پھر روزانہ ایک وقت اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے کا کئی ماہ تک موقعہ مل گیا۔ چند ماہ بعد حضور کے منشاء سے میں نے اپنا استعفیٰ لکھ بھیجا اور مجھے رہائش کے لئے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کا شہر والا مکان مل گیا اور میں نے اپنے اہل و عیال کو پٹیالہ سے بلا کر عافیت کے قلعہ میں بسا لیا۔ اور مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اور دیگر افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کا موقع مل گیا اور آج تک ۴۵ سال[1] گزر چکے ہیں موقع مل رہا ہے۔ اس ۴۵ سالہ خادمانہ زندگی کی داستان بہت لمبی ہے لیکن اس قدر بتلا دینا ضروری ہے کہ الہام ہاں شدت کے ساتھ کیا گیا الہام یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا

[1] حضرت ڈاکٹر صاحب نے یہ مضمون ۱۹۶۴ء میں رقم فرمایا تھا۔

"اَلْجَائِعَ وَ الْمُعْتَرَّ" تا حال عجیب شان دکھا رہا ہے کہ مجھے سالہا سال سے تا ایں دم (۸/۳/۶۴) حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل اور خلیفۂ برحق کے دسترخوان سے کھانا کھلوا رہا ہے۔ میرے جسم و جان کا ذرہ ذرہ اس بات کا گواہ ہے کہ الہام

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَ الْمُعْتَرَّ

جو کہ حضور کو ۲۸ ۔ اور ۲۹ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کی درمیانی شب کو ہوا تھا ۔ برحق ہے ۔

(منقول از الفضل ۹ ، ۱۰ ؍ مئی ۱۹۶۴ء)

تجوید قرآن میں شدید انہماک

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ)

حضرت ولی اللہ شاہ محدث دہلوی نے اپنی مشہور کتاب "اِزَالَۃُ الْخِفَاءِ عَنْ خِلَافَۃِ الْخُلَفَاءِ" کی فصل پنجم میں ان امور کو بیان فرمایا ہے جن کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خلافت خاصہ (راشدہ) کے بعد ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

تجوید قرآن میں زبان عرب پر جاری قرآن سے زیادہ انہماک اور توجہ دی جائے گی اور صرف الفاظ قرآنی پر اکتفاء کی جائے گی اور فہم قرآن سے بے نیازی برتی جائے گی۔ اس سلسلہ میں احادیث حسب ذیل ہیں :۔

(۱) ابوداؤد نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے ہم لوگ اس وقت قرآن پڑھ رہے تھے اور ہمارے مجمع میں عربی اور عجمی دونوں قسم کے لوگ تھے آپ نے فرمایا تم پڑھو تم سب اچھا پڑھتے ہو اور عنقریب تمہارے بعد کچھ ایسے لوگ آئیں گے کہ قرآن کو تیر کی طرح قواعد تجوید کے ساتھ سیدھا کریں گے اور اسے جلد جلد پڑھیں گے۔

(۲) اور ابوداؤد نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے پاس رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ قرآن پڑھ رہے تھے آپؐ نے ہم کو قرآن پڑھتے دیکھ کر فرمایا الحمد للہ! اللہ کی کتاب ایک ہے اور پڑھنے والوں کا لہجہ مختلف ہے۔ جس طرح تم سب بنی آدم ایک نوع ہو اور تم میں بعضے سرخ ہیں اور بعضے کالے ہیں تم اسے پڑھو قبل اس کے کہ کچھ لوگ ایسے آئیں جو اسے سیدھا تو خوب کریں گے جیسا کہ تیر سیدھا کیا جاتا ہے یعنی ظاہر قواعد تجوید کے ساتھ اور خوش آوازی سے پڑھیں گے وہ لوگ اسے جلد جلد پڑھیں گے اور اس کے معنی میں بالکل غور نہ کریں گے۔

(۳) اور بغوی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا تم ایسے زمانہ میں ہو کہ اس میں قرآن پڑھنے والے کم ہیں اور فقیہہ سمجھدار بکثرت ہیں۔ اور اس زمانہ میں قرآن کے حدود و آداب کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس کے حروف و الفاظ کا چنداں اہتمام نہیں کیا جاتا۔ سائل اس وقت کم ہیں اور دینے والے بہت کم ہیں اس زمانہ میں نمازیں خوب دیر تک پڑھتے ہیں اور خطبے مختصر پڑھتے ہیں اور اس زمانہ میں خواہشوں سے پہلے اعمال کرتے ہیں۔ اور عنقریب وہ زمانہ آجائے گا کہ اس زمانہ کے برعکس معاملہ ہو گا۔ اس میں قرآن کے پڑھنے والے بکثرت اور فقیہہ قلت کے ساتھ ہوں گے۔ اس وقت قرآن کے حروف یاد کئے جائیں گے اور اس کے حدود و آداب ضائع کر دئے جائیں گے۔ سائل بہت ہوں گے اور دینے والے کم۔ بڑے بڑے خطبے پڑھیں گے مگر نماز کو مختصر کر دیں گے اور اپنے اعمال سے پہلے خواہشیں ظاہر کریں گے ۔"

اِزَالَۃُ الْخِفَاءِ عَنْ خِلَافَۃِ الْخُلَفَاءِ اردو ترجمہ مطبوعہ قرآن محل ۔ کراچی ۔ مقصد اوّل صفحہ ۳۰۸ ۔

پتہ مطلوب ہے

مکرم عبد الرحیم صاحب پسر شہاب الدین صاحب مرحوم آف قادیان جو کہ پہلے سرگودھا شہر میں ہوتے تھے اُن کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو فوری ضرورت ہے۔ اگر عبد الرحیم صاحب اس اعلان کو خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مطلع فرما دیں۔

(ناظر امورِ عامہ)

مشرق وُسطیٰ کی بجائے مشرق اَوْسط یا مشرق وُسطیٰ کہئے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

شام ، فلسطین ، عراق و اردن اور عرب وغیرہ کو اصطلاحاً مشرق وُسطیٰ کہا جاتا ہے جس کا تلفظ عموماً مشرق وُسطیٰ کیا جاتا ہے ریڈیو پر بھی وُسطیٰ ہی کہا جاتا ہے عام اخبار نویس بھی باقاعدہ طور پر وُسطیٰ لکھتے ہیں مگر یہ اصلاح طلب ہے ۔ مشرق کا لفظ مذکر ہے اس کی صفت بھی مذکر ہونی لازمی ہے وُسطیٰ بروزن فُعْلیٰ مونث ہے جو اوسط کی مونث ہے اس لئے صحیح لفظ مشرق اوسط ہے جس طرح مشرق ادنیٰ اور مشرق اقصیٰ کا استعمال بطور مذکر ہوتا ہے موصوف اور صفت ہر دو مذکر استعمال ہوتے ہیں اسی طرح مشرق اوسط کا لفظ استعمال ہونا چاہیئے ۔ عرب ممالک میں اور عربی اخبارات میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔ اگر ی نسبتی لگائی جائے تو وَسَطٌ سے وَسَطی بھی بن سکتا ہے اور مشرق وَسَطی کا لفظ بھی بولا جا سکتا ہے اگرچہ زیادہ موزوں مشرق اَوْسط کا استعمال ہے تاہم مشرق وَسَطی بھی درست ہے مگر مشرق وُسطیٰ تو اہل زبان کے نزدیک نادرست ترکیب ہے ۔

امید ہے کہ اہلِ صحافت بھی اور ریڈیو والے بھی مشرق وُسطیٰ کی بجائے مشرق اوسط یا مشرق وَسَطی کا لفظ استعمال کیا کریں گے۔

افرادِ جماعت کی دو اہم ذمہ داریاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی وفات کی اطلاع پا کر رسالہ الوصیت تحریر فرمایا جس میں جماعت کے مستقبل اور سلسلہ کے عظیم الشان ترقی کے ذکر کے ساتھ ساتھ جماعت کو تاکیدی ہدایت فرمائی کہ وہ دنیا بھر میں اسلام کو قائم کرے اور اُس اعلےٰ مقصد کے لئے جو حضور علیہ السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد ہے پوری قربانی کرے حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہوں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اِس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔

جماعتِ احمدیہ کے قیام کا یہ مقصد عظیم کس طرح پُورا ہو سکتا ہے؟ اور جماعتِ احمدیہ اِس ذمہ داری سے کس طرح سبکدوش ہو سکتی ہے اِس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نرمی اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے کے علاوہ اپنے رسالہ میں خاص گُر بیان فرمائے ہیں۔

اوّل :۔ یہ کہ جماعت کے سب لوگ تقوےٰ اور پرہیز گاری کی زندگی اختیار کریں اور اپنے نیک نمونہ سے عملی طور پر دنیا کے لوگوں پر ثابت کر دیں کہ وہ جس درخت کے پھل ہیں اس کی جڑیں گو زمین میں ہیں لیکن اس کی شاخیں آسمانوں کی بلندیوں کو چھو رہی ہیں۔

دوئم :۔ یہ کہ تمام متقی اور مخلص احمدی اپنی آمد اور جائداد کی اشاعت اسلام کے لئے ۱/۱۰ سے لے کر ۱/۳ تک وصیّت کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کے اِس نظام کو ایک امتحان اور منافقوں کے لئے گراں اور مشکل قرار دیا ہے مگر اِس زمانہ کا یہ مالی جہاد ہے جو ایک سچے احمدی کو کرنا چاہیئے۔ حضور علیہ السلام کے ارشاد اور ہدایت کے مطابق تقوےٰ اور پرہیز گاری کی زندگی بسر کرنا اور مسلسل مالی قربانی کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اِس اعلےٰ مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں جو قرآن کریم کی اشاعت اسلام کی ترقی اور یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کا مقصد ہے۔ پس احمدی احباب کو وصیتیں کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

تحریک جدید دفتر سوم
اور
لجنات اماء اللہ کا فرض

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تحریک جدید کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں فرمایا شروع میں آپ نے تین سال کے لئے قربانیوں کا مطالبہ فرمایا پھر دس سال پھر انیس سال اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر آپ نے اعلان فرمایا کہ تحریک جدید دائمی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"یہ تحریک ہے تو دائمی۔ نہ صرف دائمی ہے بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ تحریک ہمیشہ جاری رہے جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے لیکن جب ہمیں روٹی نہیں ملتی تو ہم چلاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ وہ روٹی دے۔ اسی طرح ہمیں اشاعت دین کی بھی ضرورت ہے اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق ملتی ہے تو ہم تو خدا تعالیٰ کے ممنون احسان ہوتے ہیں اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق نہیں ملتی تو ہم شکوہ نہیں کرتے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ اس نے ہم میں کیوں ضعف پیدا کر دیا ہم دین کی خاطر کیوں قربانی نہیں کر سکتے۔ جتنی قربانی ہم پہلے کرتے تھے یہی ایمان کی ایک زندہ علامت ہے اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھ لو کہ ایمان نہیں پایا جاتا"

تحریک جدید کا دور اول اور دور دوم تو خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جاری فرمودہ ہیں۔ دور سوم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی طرف ہی منسوب فرماتے ہوتے جاری فرمایا ہے۔ دور اول کے لئے جماعت نے بے نظیر قربانیاں دیں۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ قربانیاں دینے والے اس دار فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہونے شروع ہو گئے۔ دور دوم نے ایک حد تک دور اول کا بوجھ بھی اٹھا لیا۔ چاہیئے یہ تھا کہ دور سوم میں شامل ہونے والوں کا چندہ دور اول کے برابر ہوتا۔ لیکن ابھی تک دور سوم کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔ خصوصاً مستورات یہ سمجھتی ہیں کہ ان کے خاوند تحریک جدید میں شامل ہو گئے ہیں یہ کافی ہیں حالانکہ انہیں سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا ہر ایک اپنے اعمال کا جوابدہ ہو گا اور اپنی قربانیوں کی جزاء پائے گا۔ ہماری جماعت نے اگر زندہ رہنا ہے اور ساری دنیا پر غالب آنا ہے تو ہم ایک منٹ کے لئے بھی یہ نہیں سوچ سکتے کہ کوئی ایسا وقت بھی آ سکتا ہے جب ہم سے قربانیوں کا مطالبہ نہیں ہو گا اسلام کا پرچم ساری دنیا میں لہرانے کے لئے انتہائی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے جماعت کی ہر عورت کو خود بھی قربانیاں دینی چاہئیں اپنے خاوندوں۔ باپوں۔ بھائیوں کو بھی تحریک کرتے رہنا چاہیئے اور اپنی اولادوں کو بھی ابھی سے ان قربانیوں کے لئے تیار کرتے رہنا چاہیئے جو آئندہ انہیں کرنی پڑیں گی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:۔

"پس کسی وقت جماعت میں اس احساس کا پیدا ہونا کہ اب کثرت سے روپیہ آنا شروع ہو گیا ہے قربانیوں کی کیا ضرورت ہے اب چندے کم کر دئے جائیں اس سے زیادہ جماعت کی موت کی اور کوئی علامت نہیں ہو سکتی . . . . . . اگر یہ روپیہ ہماری ضرورت کے لئے کافی ہو جائے تب پھر تمہارے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے۔ تمہارے اندر زندگی پیدا کرنے کے لئے اور اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جائے۔ اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہو گا۔ یہ سلسلہ پر ظلم ہو گا۔ یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہو گا"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۴۴ء)

پس نئی نسل میں تقویٰ ایمان اور قربانیوں کی روح پیدا کرنے کے لئے تا وہ اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور وہ بوجھ جو اب تک ان کے بڑے اٹھاتے چلے آئے تھے وہ اٹھائیں نئی نسل کے لئے تحریک جدید دور سوم کا اجراء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

چاہیئے کہ ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچی اس دور میں شامل ہو۔ اس میں شامل ہونے کے لئے کم سے کم مقدار سال میں **دس روپے** ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ میں تمام احمدی عورتوں اور بچیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ان سے درخواست کرتی ہوں کہ اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اخراجات میں کمی کرتے ہوئے سادہ زندگی اختیار کرتے ہوئے تحریک جدید دور سوم میں شمولیت کریں۔ بچیاں اپنی کتابوں۔ کاپیوں۔ سکول اور کالج کے اخراجات پر خاص رقم خرچ کر دیتی ہیں اسی خرچ میں سے تھوڑی سی کفایت کرتے ہوئے دس روپے سالانہ بچائیں اور تحریک جدید میں شامل ہو کر اس پنج ہزاری فوج میں داخل ہو جائیں جس کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا گیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ جون ۱۹۶۶ء کے خطبہ میں بھی جماعت اور خصوصاً احمدی مستورات کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔

"پس تحریک جدید کے دفتر سوم کی طرف خصوصاً احمدی مستورات اور عموماً وہ تمام احمدی مرد اور بچے اور نوجوان جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھانے کی کوشش کریں"۔

پس میری بہنو اور بچیو لبیک کہو امام وقت کی آواز پر لبیک کہو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قائم کردہ تحریک پر اور نام لکھواؤ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پنج ہزاری فوج میں تا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر رحمتیں نازل ہوں۔ اور آپ کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ اسلام کی فتح کا دن ہماری زندگیوں میں ہی لے آئے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۸ اگست سے پندرہ اگست تک ہفتہ تحریک جدید منایا جائے۔ تمام عہدہ داران لجنات اس ہفتہ میں اپنے اپنے شہر کی تمام احمدی مستورات کا جائزہ لیں کہ

الف۔ کتنی بہنیں اب تک تحریک جدید میں شامل ہیں

ب۔ جو شامل ہو چکی ہیں ان سے وعدہ جات کی وصولی کا انتظام کریں۔

ج۔ جو بہنیں ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ان تک یہ تحریک پہنچائیں اور ان سے وعدہ جات لے کر دفتر تحریک جدید یا سیکرٹری تحریک مقامی کو پہنچا دیں۔

د۔ عہدہ داران اس سلسلہ میں یاد رکھیں کہ تحریک جدید کا چندہ تحریک جدید کی رسید بکوں سے ہی لیا جائے جو مقامی سیکرٹری تحریک جدید سے حاصل کی جائیں اور چندہ وصول کرنے کے بعد ان کو واپس دی جائیں۔

ذ۔ اس ہفتہ کی تفصیلی رپورٹ ہر لجنہ مرکزی لجنہ کو بھجوائے۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ مرکزیہ

احباب محتاط رہیں

ایک شخص آج کل ضلع ساہیوال کے علاقہ میں مختلف جماعتوں میں گھوم رہا ہے وہ اپنا نام غلط طور پر عبدالعزیز بتاتا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ منشیات کا استعمال کرتا ہے۔ مختلف جگہوں پر اپنا کاروبار ظاہر کرتا ہے۔ لوگوں سے مختلف بہانوں سے امداد کا طالب ہوتا ہے۔ حلیہ عمر تقریباً چالیس سال دراز قد۔ رنگ کالا احباب محتاط رہیں

(ناظر امور عامہ)

تعمیر مسجد میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۳۰ احسان ۱۳۴۶ ہش (۳۰ جون ۱۹۶۷ء) تک مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانیوالی بہنوں کے اسمار گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو اس مسجد کے چندہ کی فراہمی میں کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سب کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا

جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

اللہ تعالیٰ ہمارے سب بھائیوں اور بہنوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور انہیں زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے اس کی تعمیر اور تکمیل کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں کی وارث ہوں۔ نیز اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

سیکرٹریان مال کی خاص توجہ کیلئے

چند ہفتوں سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی آمد میں خاص کمی ہے جس سے نظارت بیت المال کو ایک گونہ فکر لاحق ہے اور یہ تشویش ایسے وقت میں ہے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر یورپ پر تشریف لے جا چکے ہیں

لہٰذا التماس ہے کہ اگر کوئی وصول شدہ رقم کسی جماعت میں پڑی ہو تو اسے فوری طور پر بھجوانے کا انتظام کریں اور ان چندوں کی وصولی کے لئے اپنی کوششوں کو بھی تیز کر دیں تا جتنی جلدی ہو سکے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ بھجوائی جا سکے۔ کہ موجودہ کمی پوری ہو گئی ہے۔

براہ مہربانی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف بھی خاص توجہ فرمائیں اور ہر ماہ نظارت ہذا کو رپورٹ بھجوائیں کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے کیا کوشش کی گئی ہے؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش از پیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

کے خریدار اصحاب کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ ماہنامہ تحریک کا جولائی کا شمارہ پانچ ماہ حال کو پوسٹ کر دیا گیا تھا۔ اگر کسی صاحب کو نہ ملے اور انہیں یقین ہو کہ انہوں نے پرچے کا سالانہ چندہ ادا کر دیا ہوا ہے تو مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیں پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے گا۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

ضروری اعلان

مکرم حافظ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا لڑکا منیر احمد ناصر عمر ۲۲ سال جو میٹرک تک تعلیم یافتہ ہے اس کا قد ۵½ فٹ اور رنگ سفید ہے۔ گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو مہربانی فرما کر مکرم حافظ صاحب کو اطلاع کر دیں۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ کے قائدین خدام الاحمدیہ خاص طور پر بچے کی تلاش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مختلف مقامات پر تربیتی جلسے

کوٹری

۱۱/۶ کو ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی ڈویژنل امیر حیدرآباد ڈویژن منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے اتحاد و تعاون کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ الٰہی جماعتوں کا طرۂ امتیاز ہی اتحاد و تعاون ہے۔

آپ کے بعد مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ میرپور نے اطاعت اور فرمانبرداری پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز ہی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہے۔

تیسری تقریر مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے "تبلیغ کیوں ضروری ہے" کے موضوع پر فرمائی اور بتایا کہ تبلیغ کے لئے نرمی۔ حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ ذاتی نمونہ کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔

آخر میں محترم صاحب صدر نے احباب جماعت کو بعض ضروری تربیتی امور اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریکات پر فوری طور پر لبیک کہنا چاہیئے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

خلیل آباد (سندھ)

۱۳/۶ کو ایک تربیتی جلسہ ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد ہیڈ ماسٹر ٹی آئی سکول محمود آباد سٹیٹ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم سکول کے طلباء مقصود احمد اور مبارک احمد نے پڑھی۔ ازاں بعد مکرم ماسٹر عبداللطیف صاحب نے دعا اور اطاعت کے متعلق قرآن و حدیث کی رو سے تقریر کی محترم صدر صاحب نے خلافت احمدیہ کی اہمیت اور جماعت احمدیہ پر اس کی برکات کے متعلق تقریر فرمائی۔ نیز انفاق فی سبیل اللہ اور حضور کی تحریکات خصوصاً فضل عمر فاؤنڈیشن اور بچوں میں وقف جدید کی تحریک پر مفصل روشنی ڈالی۔ بعد دعا یہ اجلاس ختم ہوا۔

(سیکرٹری)

محمود آباد فارم

۲۶/۶ کو خاکسار کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم منشی نذیر احمد صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل مربی سلسلہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے کارناموں پر تقریر فرمائی۔ آخر میں مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف انسپکٹر اصلاح و ارشاد نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر تقریر فرمائی۔ ساڑھے گیارہ بجے جلسہ دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

(قائمقام پریذیڈنٹ)

پھیرو چیچی

۲۶/۶ کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری محمد جان صاحب نے کی۔ نظم علی احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی بعدہ مکرم عنایت اللہ صاحب مراقب خدام الاحمدیہ نے انسانی پیدائش کی غرض بیان کی۔ اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ پھر مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے نظام وصیت میں شمولیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک وقف عارضی کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(پریذیڈنٹ)

ناصر آباد اسٹیٹ

۲۸/۶ کو ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم عزیز ناصر احمد نے کی بعدہ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے نماز باجماعت۔ وقف عارضی اور تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔

(صدر جماعت احمدیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب عرصہ آٹھ یوم سے سخت بخار اور کھانسی کی وجہ سے بیمار ہے کمزوری بہت حد تک ہو چکی ہے۔

(عبدالمالک گنج مغلپورہ لاہور)

۲۔ خاکسار دعا رضہ دمہ میں عرصہ دراز سے مبتلا ہے۔ رفضل اور بینشر موضع بھیلیا

۳۔ خاکسار کا لڑکا عارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے (صوفی) رحیم بخش پشاور چھاؤنی

احباب بچے کے لئے دعا فرماویں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ !

قرارداد مسترد کرنے پر شدید ردّ عمل

نیویارک ۱۳ر جولائی۔ اسرائیل نے بیت المقدس کے بارے میں جنرل اسمبلی کی جو قرارداد مسترد کی تھی اس پر اقوام متحدہ میں شدید عمل ہوا ہے یہ قرارداد پاکستان نے پیش کی تھی۔ اسے متفقہ طور پر منظور کیا گیا اور اس میں اسرائیلی حکومت کو ہدایت کی گئی تھی کہ اس نے شہر کے اردنی حصے کو اپنے علاقے میں ضم کرنے کا جو اقدام کیا ہے اسے واپس لے۔ غیر جانبدار مبصرین کا کہنا ہے کہ اسرائیلی حکومت کے انکار کی وجہ سے جنرل اسمبلی کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ اس قرارداد پر کس طرح عمل درآمد کرائے اقوام متحدہ کے غیر جانبدار مبصرین نے اسرائیلی حکومت کے اس فیصلہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے مبصرین کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے روس کو ایک دفعہ پھر موقعہ ملے گا کہ وہ اسرائیل کے خلاف سفارتی سطح پر جنگ شروع کرے ...ل ہے کہ روس پاکستانی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے پر اصرار کرے گا اور چونکہ تمام ملکوں نے اس کی حمایت کی ہے اس لئے اس کی کامیابی کے امکانات روشن ہیں۔

آٹے کی نقل و حمل

لاہور ۱۳ر جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسےٰ نے پشاور، مردان، کوہاٹ، بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان کے ریلوے سٹیشن ماسٹروں کو حکم دیا ہے کہ وہ ریلوں کے ذریعے بھیجی جانے والی گندم یا آٹا اس وقت تک کسی کے سپرد نہ کریں جب تک انہیں ضلعی حکام سے باضابطہ اجازت نہ مل جائے۔ گورنر نے اپنے حکم میں کہا ہے کہ باضابطہ اجازت ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ یا کسی دوسرے افسر سے جسے ان کی جگہ مقرر کیا گیا ہو۔ حاصل کی جا سکتی ہے اس حکم کا اطلاق اس گندم اور گندم کے آٹے پر نہیں ہوگا۔ جو سرکاری طور پر خریدا جائے گا۔ اس کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ گورنر نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ کوئی فرد گندم یا آٹا ضلع ہزارہ میں دریائے سندھ کے مشرقی حصے کے بیس میل کے علاقے میں نہیں لے جا سکے گا۔ سرکاری طور پر حاصل کی ہوئی گندم یا آٹے کی نقل و حمل پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا۔ دریں اثنا مغربی پاکستان کے محکمہ خوراک کے سیکرٹری نے مغربی پاکستان کے سرحدی علاقوں کے زمینداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے گندم کے فاضل سٹاک سے متعلق حکام کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت فوری طور پر مطلع کریں۔ اس حکم کا اس سٹاک پر اطلاق نہیں ہوگا جو زمیندار اپنی ضروریات کے لئے رکھتے ہیں۔

۱۵۲ افراد گرفتار

کراچی ۱۳ر جولائی۔ مادر ملت کی تدفین کے موقع پر بعض شرپسند عناصر نے جو ہنگامے کئے تھے ان کے سلسلہ میں پولیس اب تک ۲۵ افراد کو گرفتار کر چکی ہے۔ بریگیڈ پولیس نے ۸۲ اور سولجر بازار پولیس نے ۷۲ افراد کو گرفتار کیا ہے ان تمام ملزموں پر ہنگامہ کرنے، سرکاری ملازموں پر حملہ کرنے پرائیویٹ املاک جلانے اور خطرناک ہتھیار قبضہ میں رکھنے کا الزام ہے۔

اسرائیل کے خلاف جنگ

قاہرہ ۱۳ر جولائی۔ الجزائر کے صدر بومدین نے اعلان کیا ہے کہ عرب صیہونیت سے ہار نہیں مانیں گے۔ اور اپنے علاقوں کو اس سے واپس لینے کے لئے اس سے جنگ کریں گے۔ ہم اپنے میں ایسی قوت پیدا کریں گے جو دشمن کے خلاف فتح حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ دمشق میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے جو ان کی اطلاع پا کر صدارتی مہمان خانہ کی عمارت کے سامنے جمع ہو گیا تھا۔

صدر بومدین نے کہا کہ عربوں اور اسرائیل کے درمیان جنگ ناگزیر تھی اور اس جنگ کی صورت میں عربوں کے سامنے صرف دو ہی راستے تھے کہ وہ اسرائیل کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں۔ اور اپنی شکست تسلیم کریں یا وہ صیہونیت کے خلاف فتح حاصل کرنے کے لئے جنگ جاری رکھیں چاہے اس کی کچھ ہی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ عرب اس بات کو تسلیم کریں گے اور میرا ایمان ہے کہ عرب فتح کے حصول کے لئے جنگ لڑیں گے۔

مسز اندرا گاندھی عراق جائیں گی۔

بغداد ۱۳ جولائی۔ بغداد میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی عنقریب عراق کا سرکاری دورہ کریں گی۔

عرب سفیروں کی پیرزادہ سے ملاقات

کراچی ۱۳ر جولائی۔ وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ سے کل کئی عرب ممالک کے سفیروں نے ملاقات کی۔ بیت المقدس کو ضم کرنے سے باز رہنے سے متعلق پاکستان کی جو قرارداد جنرل اسمبلی نے منظور کی۔ اسرائیل نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس صورت حال پر مسٹر پیرزادہ اور عرب سفیروں نے بات چیت کی۔ اس بات پر بھی غور کیا گیا کہ اقوام متحدہ میں آئندہ کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔

سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں گزارش

۱- وصایا سے متعلقہ رقوم (حصہ آمد۔ حصہ جائداد۔ اور چندہ شرط اوّل و اعلان وصیت) خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ہر ماہ باقاعدگی سے ارسال فرمائیں۔

۲- جن موصی احباب کی رقوم ہوں ان کی اسم وار فہرست مع نمبر وصیت۔ رقوم مرسلہ کے ساتھ ہی ارسال فرمائیں۔

۳- اسم وار فہرست میں یہ صراحت فرمائیں کہ رقم کس مد کی ہے (حصہ آمد کی ہے یا حصہ جائداد کی ہے یا کسی نئی وصیت کا چندہ شرط اوّل اور اعلان وصیت ہے) اور وصیت نمبر کا حوالہ بھی ضرور دیں۔ ورنہ مرسلہ رقم یا رقوم مد بلا تفصیل میں پڑی رہیں گی۔

۴- موصی احباب کے کھاتوں میں رقوم مرسلہ کا اندراج صرف اس صورت میں ہوگا جب اسم وار فہرست کے ساتھ اُن کے وصیت نمبر اور مطلوبہ تفصیل مطابق مد بھی مہیا کی جائے گی۔

۵- اگر کسی وصیت کنندہ کو ابھی وصیت نمبر نہیں ملا تو اس کے مسل نمبر کے حوالہ سے رقم ارسال فرمائیں۔

۶- وصیت نمبر یا مسل نمبر بھی معلوم نہ ہونے کی صورت میں ولدیت یا زوجیت لکھیں تاکہ دفتر کو نمبر تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ اور رقم موصی متعلقہ کے کھاتہ میں درج ہو جائے۔

۷- یہ گزارشات آپ کی مستقل توجہ کی محتاج ہیں اور بلا ضرورت نہیں ہیں۔ بعض احباب کی طرف سے اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان

مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے دس بجے قائدین و نگران حلقہ جات مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کا بمقام جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے۔

(قائد ضلع مجالس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ)

فنی تربیت پر تین کروڑ روپے خرچ

لاہور ۱۳ر جولائی۔ صوبائی وزیر محنت ملک اللہ یار خان نے کہا کہ حکومت مغربی پاکستان محکمہ محنت کے تحت مختلف پروگراموں کے ذریعے فنی تربیت پر تین کروڑ روپے خرچ کر رہی ہے یہ رقم ان خطیر رقوم کے علاوہ ہے جو دوسرے محکمے صوبے میں اعلیٰ فنی تربیت پر خرچ کر رہے ہیں انہوں نے کل یہ بات شاہدرہ میں پاکستان سائیکل انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹی اور محکمہ محنت کے اشتراک سے منعقد ہونے والی فنی تربیت کی سکیم کا افتتاح کرتے ہوئے کہی۔

عرب سربراہوں کا موقف !

بیروت ۱۳ر جولائی۔ آئندہ چوبیس گھنٹوں میں اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ عرب ممالک مقبوضہ علاقوں کو اسرائیلی فوجوں سے خالی کرانے کے لئے جنگ کا دوسرا راؤنڈ شروع کریں گے یا محض مغربی ممالک کے خلاف اقتصادی میدان میں جنگ جاری رکھیں گے تاہم یہ صدر ناصر، شاہ حسین، صدر عارف اور کرنل حواری بومدین کی ملاقات عربوں کی تاریخ کا اہم موڑ ثابت ہوگی جس میں عرب ممالک کی اسرائیل کے بارے میں آئندہ پالیسی کا فیصلہ ہو جائے گا۔ بیشتر عرب ممالک میں اب بھی یہ خیال عام ہے کہ اقوام متحدہ کی ناکامی کے بعد صرف جنگ کے ذریعہ ہی عرب کے علاقے آزاد کرائے جا سکتے ہیں۔ دریں اثناء امریکہ، اردن پر مسلسل دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ اسرائیل سے براہ راست بات چیت شروع کرے لیکن شاہ حسین نے اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ وہ عربوں کے مفاد سے غداری نہیں کریں گے اور اسرائیل سے کسی قیمت پر براہ راست بات چیت نہیں کریں گے۔

صدر ڈیگال کی امریکی و برطانوی سفیروں سے ملاقات

پیرس ۱۳ر جولائی۔ صدر ڈیگال نے جون سے روانہ ہونے سے قبل امریکہ اور برطانیہ کے سفیروں سے ملاقات کی یہ ملاقات سفیروں کی درخواست پر ہوئی۔ دونوں سفیروں کی ملاقات چالیس منٹ تک جاری رہی۔ صدر ڈیگال مغربی جرمنی اور کینیڈا کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ دورہ ختم کرنے کے بعد وہ تعطیل منائیں گے۔ اور پیرس کی بجائے کسی اور مقام پر قیام کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفرِ یورپ

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری
ہر لمحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

۶ جولائی کو سلسلہ کی تاریخ ایک نئے دور میں داخل ہوگئی۔ اس روز ربوہ میں ہر دل خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات سے ہمکنار تھا۔ خوشی اس بات کی کہ موعودِ نافلہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سرزمین مغرب میں اسلام کے نام کو بلند کرنے اور وہاں کی گم کردہ راہ اقوام کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے سفر اختیار کر رہا تھا۔ اور دل میں ایک غم اور حزن اس لئے تھا کہ ہمارا محبوب اور محسن آقا ایک ماہ کے لئے ہم سے دُور جا رہا تھا۔

یوں تو دُنیا میں ہر روز ہی لوگ سفر کرتے ہیں لیکن یہ اس وقت کا ایک نرالا سفر تھا اور جو محض اس لئے اختیار کیا گیا کہ خدا کا نام بلند ہو اور لا الٰہ الّا اللہ کی صدا ہر طرف گونج اٹھے۔ حضور نے سفر یورپ پر روانگی سے ایک روز قبل احباب جماعت کو خطاب کرتے ہوئے اپنے اس سفر کی غایت بیان کی۔ فرمایا:۔

"ایک تیسری عالمگیر تباہی الٰہی آنی مقدر ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ دنیا میں علاقے کے علاقے ایسے ہوں گے جن میں زندگی یکسر ختم ہو جائے گی صرف انسان ہی نہیں کوئی جاندار بھی ان میں باقی نہیں رہے گا میرے دل میں درد ہے کہ دنیا کیلئے ایک ہولناک تباہی مقدر ہے اور دنیا کی قومیں اس سے بے خبر ہیں۔ میرا فرض ہے کہ میں انہیں بتاؤں کہ ان کے لئے ایک عظیم تباہی مقدر ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اس راستہ کو اختیار کریں جس پر چل کر وہ اس تباہی سے بچ سکتے ہیں اور وہ راستہ یہی ہے کہ وہ اسلام کی عافیت بخش آغوش میں آئیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوں اور پاک دل اور پاک ارادہ ہوکر آستانہ الوہیت پر گریں اور خدا کی امان کے نیچے جمع ہوں ضروری ہے کہ ان قوموں کو وقت سے پہلے خبردار کیا جائے تا ان پر اتمام حجت ہو جائے۔ یہی میرے اس سفر کا مقصد ہے۔ میں اس مقصد کی تکمیل کے لئے خود بھی دعا کر رہا ہوں اور آپ میں سے ہر ایک سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی پورے درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان قوموں کو میری آواز پر کان دھرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو ٹھنڈا کرنے والے اعمال بجالانے کی توفیق سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور اس کی عظمت و جلال کو ظاہر کرنے کے لئے یہ سفر اختیار کیا جا رہا ہے نیز اس لئے اختیار کیا جا رہا ہے کہ ان قوموں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت اور محبت پیدا ہو اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگیں"

(الفضل ۷ جولائی ۱۹۶۷ء)

اس روز صبح سویرے ہی سے قرب و جوار سے کافی تعداد میں احباب بسوں کے ذریعہ ربوہ کھنچے چلے آرہے تھے تا محبت و عقیدت کے گہرے جذبات اور دلی دعاؤں کے ساتھ اپنے امام کو رخصت کر سکیں۔ اہل ربوہ اور قرب و جوار سے آئے ہوئے ہزاروں لوگ جوق درجوق ریلوے سٹیشن پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بہشتی مقبرہ میں دعا سے فارغ ہونے کے بعد ریلوے اسٹیشن تشریف لائے جہاں ہزارہا احباب ایک نظام کے تحت قطاروں میں حضور کے انتظار میں کھڑے تھے جونہی حضور پلیٹ فارم پر تشریف لائے احباب نے نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، اسلام زندہ باد اور حضرت امیرالمومنین زندہ باد کے پرجوش نعرے لگائے۔ حضور کی سٹیشن پر تشریف آوری سے گاڑی کے چلنے تک جو کیفیت وہاں کی تھی اس کا الفاظ میں بیان مشکل ہے۔ المختصر ہزاروں احباب نے اپنے پیارے امام کو والہانہ محبت اور عقیدت کے گہرے جذبات اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

ربوہ سے کراچی تک تمام بڑے بڑے سٹیشنوں پر بلکہ بعض چھوٹے چھوٹے سٹیشنوں پر بھی بکثرت احمدی افراد نے اپنے امام کا استقبال کیا اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے ریلوے سٹیشنوں پر تنظیم کے ساتھ قطاریں باندھ کر حاضر ہوتے رہے۔ حضور سخت گرمی اور تھکان کے باوجود اپنے غلاموں کو ملاقات کا شرف بخشتے رہے اور ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات کو بھی جاری رہا جگہ جگہ مختلف سٹیشنوں پر حضور قیمتی نصائح سے احباب کو نوازتے رہے خصوصیت سے حضور نے قرآن کریم کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور اس طرح بروز جمعہ ۷ جولائی کی دوپہر کو کراچی پہنچے الحمد للہ علیٰ ذالک

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جمعہ کی نماز احمدیہ ہال میگزین لین میں پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں اپنے سفر یورپ کی غرض وغایت کو واضح فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجتماع انصاراللہ کراچی کا افتتاح فرمایا اور اپنی تقریر میں قرآن کریم کے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے پر زور دیا۔

اگلے روز ۸ جولائی کو صبح ۷½ بجے حضور ہوائی اڈے کے لئے روانہ ہوئے سینکڑوں احمدی عورتیں اور مرد الوداع کہنے کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے اور اس طرح دلی دعاؤں کے ساتھ یہ چھوٹا سا قافلہ عازم یورپ ہوا

ع سلامت روی و باز آئی

طہران کے ہوائی اڈے پر جماعت کے افراد تشریف لائے ہوئے تھے۔ محمد افضل صاحب صابر کی قیادت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زیارت حاصل کی اور اس طرح ایران کے احمدی دوستوں کو بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ طہران کے احباب سے اس مختصر سی ملاقات کے بعد جہاز اپنے سفر کے لئے چل پڑا۔

فرانکفورٹ میں جہاز عین وقت پر پہنچا۔ مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرانکفورٹ کی قیادت میں جماعت فرانکفورٹ حضور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ اس موقعہ پر چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ بھی حضور کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر آئے ہوئے تھے۔ ہوائی اڈہ سے حضور سیدھے مشن ہاؤس تشریف لے گئے اس موقعہ پر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جو تار دیا ہے اس میں حضور کا یہ پیغام درج کیا ہے

"حضور نے سب دوستوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا ہے اور دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاں جہاں بھی ہوں اسلام اور احمدیت کے غیور، ان تھک اور بے غرض اور مخلص خادم بنائے اور حسنات دارین کا وارث بنائے!! آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۰ جولائی پیر کے روز صبح گیارہ بجے کے قریب بخیریت زیورک تشریف لائے۔ ہوائی اڈہ پر سوئٹزرلینڈ کے معزز اور سربرآوردہ مسلمانوں نے حضور کا استقبال کیا۔ اور مختلف ممالک کے مسلمانوں نے حضور کی خدمت میں خراج تحسین پیش کیا۔ اسی روز شام کو حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں معززین شہر شامل ہوئے

اگلے روز ۱۱ جولائی کو حضور کے اعزاز میں لنچ دیا گیا جس میں سات ملکوں کے سفراء اور سفارتی نمائندوں کے علاوہ سوئٹزرلینڈ کے معززین اور اکابرین بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

سوئٹزرلینڈ کے پریس نے حضور کی آمد کو خاص اہمیت دی ہے۔ ریڈیو نے حضور کا ایک خصوصی انٹرویو نشر کیا۔ حضور کے انٹرویو اور استقبالیہ تقریب کی فلم اسی شام ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی۔

مرتبہ:۔ قاضی نعیم الدین
زیر نگرانی وکالت تبشیر۔ ربوہ

اِعلان نکاح

مورخہ ۷ جولائی بعد نماز مغرب احمدیہ ہال کراچی میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد شمیم صاحب ابن محترم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی کا نکاح ہمراہ عزیزہ ہدا اسلم صاحبہ بنت محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر پڑھا اور دعا فرمائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے مبارک اور بابرکت ہو۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴